بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا سبق

ابتدائی باتیں

سوال: علمِ تجوید سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام عربی حرفوں کو ان کے مخارج اور صفاتِ لازمہ وعارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔

سوال: مخارج کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مخارج، مخرج کی جمع ہے، یعنی نکلنے کی جگہ۔

سوال: مخارج کے کتنے مواقع ہیں؟

جواب: مخارج کے پانچ مواقع ہیں: (۱) جوف یعنی منہ کا خلا (۲) حلق (۳) زبان (۴) ہونٹ (۵) خیشوم۔ ان کو اُصولِ مخارج کہتے ہیں۔

سوال: صفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن کیفیتوں کے ساتھ حرفوں کو بولا جائے ان کیفیتوں کو صفات کہتے ہیں، صِفات، صِفتُ کی جمع ہے۔

نوٹ: لازمہ اور عارضہ کی تعریفیں آگے آئیں گی۔

دوسرا سبق

عربی حروفِ

سوال: عربی زبان میں کتنے حروف ہیں؟

جواب کل اُنتیس (۲۹) حروف ہیں، جو مخارج کی ترتیب کے مطابق اِس طرح ہیں۔

الف	ء	ہ	ع	ح	غ	خ	ق	ک	ج	ش	ی	ض	ل	ن
ر	ط	د	ت	ظ	ذ	ث	ص	ز	س	ف	و	ب	م	

تیسرا سبق

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا ضروری ہے۔

سوال: قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: ہر زبان کو جب ہی صحیح بولنا کہا جائیگا۔ جب وہ اہل زبان کے طریقے کے مطابق ہو۔ قرآن مجید عربی میں ہے اسلئے عربوں کے طریقہ پر پڑھا جانا ضروری ہے۔ اگر ان کے طریقہ سے حروف ادا نہ ہوئے تو قرآن کی عربیت باقی نہ رہے گی۔ یا اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف مطلب پیدا ہو جائے گا۔ مثلاً: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ (کہو وہ اللہ ایک ہے) کی جگہ کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ (کھاؤ وہ اللہ ایک ہے) اِس طرح قَلْبٌ (دل) کَلْبٌ (کُتا) نَصْرٌ (مدد) نَسْرٌ (گدھ) خَلَقَ (پیدا کیا) حَلَقَ (سر مونڈا) یعنی حرف بگڑنے سے معنی بگڑ جاتے ہیں۔

سوال: تجوید کی ضرورت کو قرآن سے ثابت کریں۔

جواب: فرمایا گیا ہے۔ "وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" قرآن کو صاف صاف پڑھو۔ صاف پڑھنا یہی ہے کہ ہر حرف مخرج وصفات سے ادا ہو، ورنہ آواز ہرگز صاف نہ کہلائے گی۔ بلکہ غیر عربی ہوگی۔

سوال: حدیث سے ثابت کریں؟

جواب: حدیث میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ کَمَآ اُنْزِلَ.
اللہ تعالیٰ کو یہ ہی پسند ہے کہ قرآن جس طرح اُترا، اسی طرح پڑھا جائے۔ رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ

چوتھا سبق

غلط پڑھنے کا حکم

سوال: تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: موٹی اور نمایاں غلطی کو لحن جلی اور معمولی غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں۔ لحن جلی حرام ہے اور لحن خفی مکروہ ہے۔

سوال: لحن جلی کیا ہے؟

جواب: لحن جلی چار طرح کی غلطیاں کہلاتی ہیں۔ (۱) ایک حرف کا دوسرے سے بدل جانا مثلاً: اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھنا۔ (۲) کسی حرف کا بڑھانا مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ کو بِيِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ (۳) کوئی حرف کم کردینا مثلاً: لَمْ يُوْلَدْ کو لَمْ يَلَدْ پڑھنا۔ (۴) حرکات و سکنات میں کوئی سی بھی غلطی جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمَدُ پڑھنا۔

سوال: لحن خفی کیا ہوتی ہے؟

جواب: صفات عارضہ کی غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں۔ مثلاً: رَبَّنَا میں راء باریک پڑھی۔

پانچواں سبق

تلاوت کس طرح شروع ہوتی ہے

سوال: ابتدا کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: ابتدا کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اِبتداءِ تلاوت: ابتداءِ سورت (یعنی کسی سورت سے پڑھنا شروع کرے۔)

(۲) اِبتداءِ تلاوت: درمیان سورت (یعنی کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کرے۔)

(۳) اِبتداءِ سورت: درمیانِ تلاوت (تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت شروع کرے۔)

سوال: ان تینوں صورتوں کا حکم بیان کریں؟

جواب: اول صورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ دونوں کا پڑھنا ضروری ہے۔
دوسری صورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھی جائے، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے چاہے نہ پڑھے۔ تیسری صورت میں صرف بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے۔

نوٹ: لیکن سورۃ بَرَاءَة کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ بالکل نہ پڑھے۔

چھٹا سبق

مخارج سے پہلے کچھ ضروری باتیں

سوال: متحرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: زبر یا زیر یا پیش والے حرف کو متحرک کہتے ہیں۔

سوال: ساکن کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حرف پر کوئی حرکت نہ بولی جائے تو وہ ساکن ہے۔

سوال: جَوفِ دَہن کیا ہوتا ہے؟

جواب: گلے، منہ اور ہونٹوں کے خالی حصہ کو جَوفِ دَہن کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ زور سے خالی آواز نکالی جائے اِس طرح کہ آواز گلے یا زبان یا ہونٹوں کے کسی خاص حصہ پر نہ ٹھہرے بلکہ سینہ کی طرف سے شروع ہو کر ہونٹوں سے باہر نکل جائے۔ سینہ سے ہونٹوں تک اِس کھلے حصہ کو جَوفِ دَہن (منہ کا خالی حصہ) کہا جاتا ہے۔

سوال: داڑھوں اور دانتوں کے نام بتلائیں؟

جواب: کُل چھ (۶) نام ہیں۔

تین دانتوں کے، اور تین داڑھوں کے دانتوں کے نام: ثَنَایا، رَبَاعِیْ، اَنْیَاب.

داڑھوں کے نام: ضَوَاحِكُ، طَوَاحِنُ، نَوَاجِذُ.

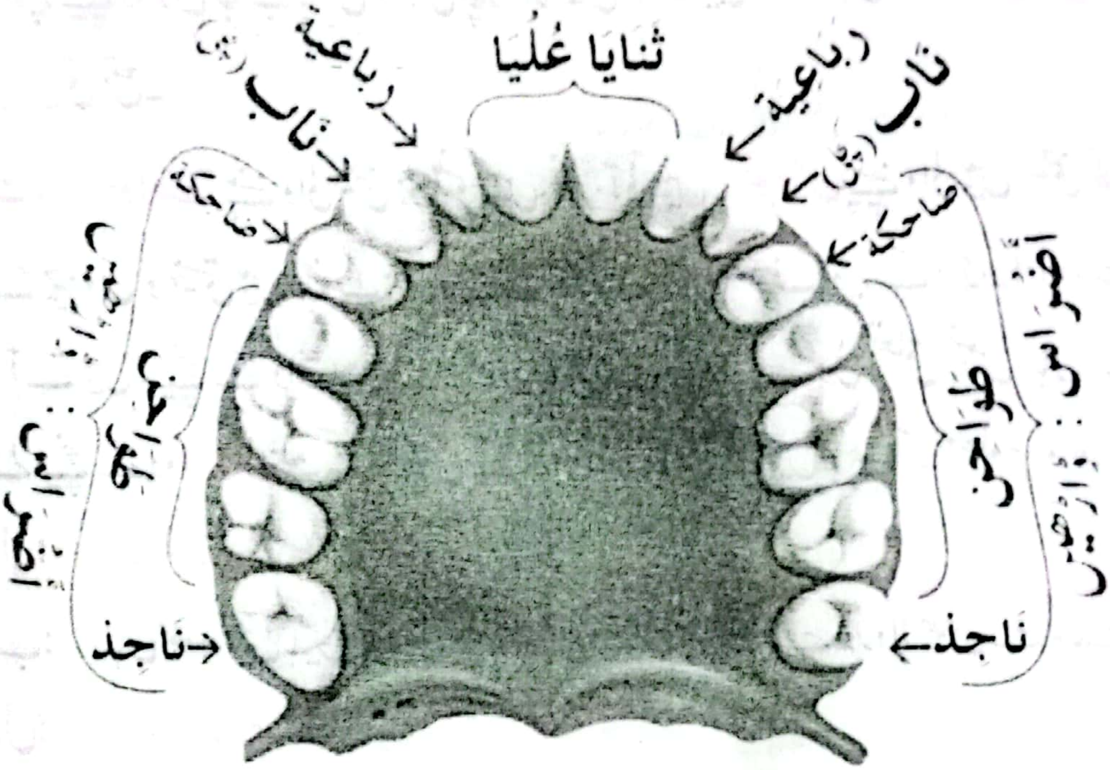
سوال: دانتوں کے ناموں کی تفصیل بیان کریں؟

جواب: دانت کل بارہ ہوتے ہیں، جن کے نام یہ ہیں: بالکل سامنے اوپر نیچے چار دانت ثنایا، اُوپر کے دو ثنایا عُلیا، نیچے کے ثنایا سُفلیٰ ثنایا عُلیا کے برابر والے، اُوپر نیچے دونوں جانب کے چار دانت رَباعی ہیں۔ رَباعی کے ساتھ والے اوپر نیچے دونوں جانب نوکدار چار دانت اَنیاب ہیں۔

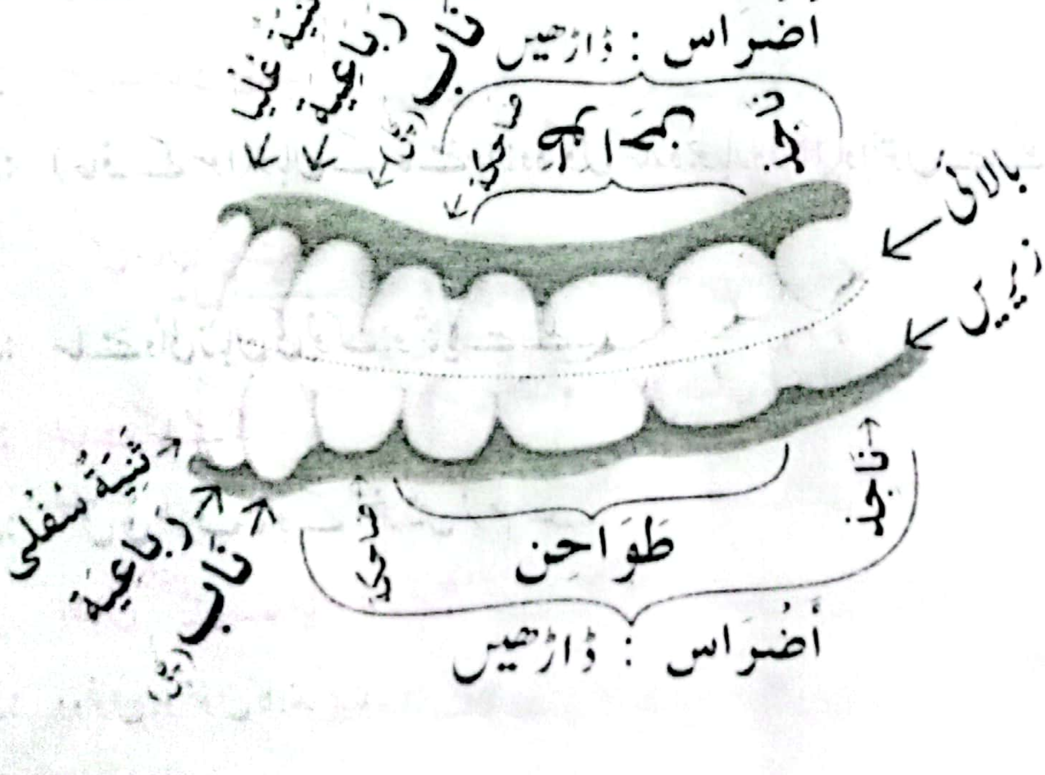
سوال: داڑھوں کے نام بتلائیں؟

جواب: داڑھیں کُل بیس (۲۰) ہوتی ہیں۔ نام صرف تین ہیں۔ اِس طرح کہ اَنیاب کے

بالائی جبڑا



بایاں نصف جبڑا



ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب چار (۴) داڑھیں ضَواحِک ہیں، ان کے ساتھ والی تین تین داڑھیں اوپر نیچے منہ کے دونوں جانب کل بارہ (۱۲) داڑھیں طَواحِن ہیں۔ طواحن کے ساتھ والی اوپر نیچے دونوں جانب بالکل آخری چار داڑھیں نَواجِذ ہیں۔ داڑھوں کا نام اَضْرَاس ہے۔ ضِرْس کی جمع۔

نوٹ: ضَواحِک ہنسنے والی یعنی جو ہنسی میں نظر آتی ہیں۔ طَواحِن پیسنے والی ہیں، یعنی کھاتے ہوئے چیزوں کو پیستی ہیں۔ نوٹ: حرفوں کے ادا کرنے میں صرف اوپر کے داڑھ اور دانت ہی کام آتے ہیں، نیچے کے دانتوں اور داڑھوں کا حرفوں کی ادا سے کوئی تعلق نہیں، ہاں سامنے والے نیچے کے دو (۲) دانت کچھ حرفوں کے مخرج میں کام آتے ہیں۔ جیسا کہ معلوم ہو گا۔

سوال: حافہ کیا ہے؟

جواب: زبان کا وہ دائیں بائیں اندرونی کنارہ جو گالوں میں چھپا ہوتا ہے اور داڑھوں سے لگتا ہے۔

سوال: خیشوم کیا ہے؟

جواب: ناک کا اوپر والا اندرونی حصہ۔

سوال: ادنیٰ حافہ کیا ہے؟

جواب: حافہ کا وہ اگلا حصہ جو ضواحِک سے لگے۔

سوال: طرفِ لسان کیا ہے؟

جواب: (حافہ کے سِوا) زبان کے سامنے والا وہ گول کنارہ جو بارہ (۱۲) دانتوں سے لگے۔

سوال: رأسِ لسان کیا ہے؟

جواب: سامنے والی زبان کی نوک جو ثنایا سے لگے۔

سوال: لَہات کیا ہے؟

جواب: حلق کی طرف تالو کے آخر میں نَرم حصہ۔

سوال: اِطباق شفتین سے کیا مراد ہے؟

جواب: دونوں ہونٹوں کا بند کرنا۔

سوال: اِنضمام شفتین کیا ہے؟

جواب: دونوں ہونٹوں کا گول ہونا۔

سوال: اَقصیٰ حلق کیا ہے؟

جواب: سینہ سے ملا ہوا گلے کا آخری حصہ۔

سوال: وسطِ حلق کیا ہے؟

جواب: گلے کا درمیانی حصہ۔

سوال: ادنیٰ حلق کیا ہے؟

جواب: منہ کی طرف گلے کا اوپر والا حصہ۔

ساتواں سبق

مخارِج

سوال: مخرج کیا ہے؟

جواب: حلق، زبان یا ہونٹوں میں جس جگہ سے حرف کی آواز پیدا ہو۔

سوال: مخرج کتنے ہیں؟

جواب: اُنیتس (۲۹) حرفوں کے سترہ (۱۷) مخرج ہیں۔

سوال: سترہ مخارج کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: پہلا مخرج: جوفِ دَہن، اس سے واؤ مدہ یاء مدہ اور الف نکلتے ہیں۔

دوسرا مخرج: اقصیٰ حلق، اس سے ء اور ہ نکلتے ہیں۔

تیسرا مخرج: وسطِ حلق، اس سے ع ح نکلتے ہیں۔

چوتھا مخرج: ادنیٰ حلق، اس سے غ خ نکلتے ہیں۔

پانچواں مخرج: زبان کی جڑ اور لَہات، اِس سے قاف نکلتا ہے۔

کاف نکلتا ہے۔ قاف کے مخرج سے ذرا نیچے زبان کی جڑ اور لہات، اِس سے کاف نکلتا ہے۔

چھٹا مخرج: زبان کا بیچ اور سامنے والا تالو، اِس سے جیم، شین یا متحرک اور یاء لین نکلتے ہیں۔

ساتواں مخرج: زبان کا حافہ اور اوپر والی پانچ داڑھیں اِس سے ض نکلتا ہے۔

آٹھواں مخرج: ادنیٰ حَافَہ مع طرفِ لِسان اور اوپر والے دانتوں اور ضَواحِک کے مسوڑھے، اِس سے لام نکلتا ہے۔

نواں مخرج: طرفِ لسان اور دانتوں کے مسوڑھے اِس سے نون نکلتا ہے۔

دسواں مخرج: طرفِ لسان کی پُشت اور دانتوں کے مسوڑھے، اِس سے را نکلتی ہے۔

گیارھواں مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا عُلیا کی جڑ، اِس سے طاء، دال اور تاء نکلتے ہیں۔

بارھواں مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا عُلیا کا کنارا، اِس سے ظاء، ذال، ثاء نکلتے ہیں۔

تیرھواں مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارا مع اِتصال ثنایا عُلیا۔ اِس سے صاد، زا، سین نکلتے ہیں۔

چودھواں مخرج: ثنایا عُلیا کا کنارا اور نچلے ہونٹ کا اندرونی حصہ، اِس سے فاء نکلتا ہے۔

پندرھواں مخرج: دونوں ہونٹ اِس سے واؤ متحرک و لین اور باء، میم نکلتے ہیں (باء میم اطباق شفتین سے اور واؤ، اِنضمام شفتین سے)

سولہواں مخرج: خیشوم اس سے غُنہ نکلتا ہے۔

آٹھواں سبق

واؤ، یاء الف اور ہمزہ کی صورتیں

سوال: حروف مدہ کی تشریح کریں؟

جواب: حروف مدہ تین ہیں، الف، واؤ، یاء۔

(۱) الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے جیسے: قَالَ (۲) واؤ جب ساکن اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے: اَعُوْذُ. (۳) یاء جب ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو۔ جیسے: دِیْن.

سوال: واؤ لین کیا ہوتی ہے؟

جواب: واؤ ساکن اس سے پہلے زبر جیسے: یَوْم

سوال: واؤ متحرک کیا ہے؟

جواب: زبر یا زیر یا پیش والا واؤ جیسے: وَمَا. یہ دونوں واؤ سولہویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

سوال: یاء لین کیا ہے؟

جواب: یاء ساکن اس سے پہلے زبر جیسے: غَیْر

سوال: یاء متحرک کیا ہے؟

جواب: زبر یا زیر یا پیش والی یاء جیسے: مَرْیَم. یہ دونوں یاء ساتویں مخرج سے نکلتی ہیں۔

سوال: الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: الف نرمی سے اور ہمزہ جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اَ اِ اُ اور مَا کُوْل میں ہمزہ ہے اور کَانَ میں الف ہے۔

نوٹ: الف ہمیشہ ساکن اِس سے پہلے زبر ہوتا ہے اور درمیان یا آخر میں آتا ہے، شروع میں نہیں۔

نواں سبق

مخرجوں کے مطابق حرفوں کے نام

سوال: حرفوں کے نام کی تفصیل بتلائیں؟

جواب: پہلے مخرج والے تین حروف واؤ، الف، یاء حروف مدہ مخرج نمبر ۲، ۳، ۴ والے چھ حروف: ء ہ ع ح غ خ حروفِ حلقیہ۔

مخرج نمبر ۵، ۶ والے دو حرف ق ك حروفِ لہاتیہ۔

مخرج نمبر ۷ والے تین حروف ج ش ی حروف شجریہ۔

مخرج نمبر ۸ والا ایک حرف ض حافیہ۔

مخرج نمبر ۱۱،۱۰،۹ والے تین حروف ل.ن.ر طرفیہ۔

مخرج نمبر ۱۲ والے تین حروف ط.د.ت نِطعیہ۔

مخرج نمبر ۱۳ والے تین حروف ظ.ذ.ث لِثویہ۔

مخرج نمبر ۱۴ ص.ز.س صَفیریہ۔

مخرج نمبر ۱۶،۱۵ والے چار حروف ف.واؤ.ب.م شَفوِیہ،غُنّہ والے دو حروف ن.میم حروفِ غُنّہ۔

دسواں سبق

صِفات

سوال: صفت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت پائی جانے والی کیفیت کو صفت کہتے ہیں۔صفت کی جمع صفات ہے۔

سوال: صفت کی قسمیں کتنی ہیں؟

جواب: پہلے صفت کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صفتِ لازمہ (۲) صفتِ عارضہ۔

سوال: صفتِ لازمہ کیا ہوتی ہے؟

جواب: صفتِ لازمہ وہ کیفیت ہے جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے،اگر وہ ادا نہ ہو تو حرف، حرف نہ رہے یا ناقص ادا ہو۔

سوال: صفتِ عارضہ کیا ہوتی ہے؟

جواب: صفتِ عارضہ، حرف کی وہ کیفیت جو اس میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو اور اگر ادا نہ ہو تو حرف وہی رہے مگر حرف کی خوبصورتی نہ رہے، جیسے: راء موٹی پڑھنے کی جگہ باریک پڑھی جائے۔

نوٹ: صِفاتِ عارضہ کا بیان صفاتِ لازمہ کے بعد آئے گا۔

گیارھواں سبق

صفاتِ لازمہ کی تشریح

سوال: صفاتِ لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ کی پہلے دو قسمیں ہیں۔(۱) صفاتِ لازمہ متضادہ (۲) صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

سوال: صفاتِ لازمہ متضادہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی حرف میں پائی جانے والی وہ لازمی کیفیتیں جو اپنے مطلب میں ایک دوسرے کی مقابل ہوں۔

سوال: مقابل ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقابل ہونے کا یہ مطلب ہے کہ نہ تو کوئی حرف ان سے خالی ہو اور نہ کسی حرف میں وہ دو مقابل صفتیں جمع ہوتی ہوں، دونوں میں سے ایک صفت کا ہر حرف میں پایا جانا ضروری بھی ہو مگر ایک حرف میں وہ دونوں جمع بھی نہ ہوتی ہوں۔ مثلاً سخت اور نرم ہونا، یہ صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ انیتس (۲۹) حرفوں میں سے کوئی حرف ان دو صفتوں سے خالی نہیں ہو سکتا، یعنی ایسا نہ ہو گا کہ کوئی حرف نہ سخت ہو نہ نرم بلکہ کوئی ایک صفت ضرور ہو گی۔ ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ دونوں کسی ایک حرف میں جمع بھی نہ ہو سکیں گی۔ کیونکہ جمع ہونے کا یہ مطلب ہو گا کہ وہ حرف سخت بھی ہے اور نرم بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

سوال: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرفوں کی وہ لازمی اور ضروری صفتیں کہ پائی جانی تو ضروری ہیں مگر اپنے مطلب میں وہ ایک دوسری سے بالکل جدا جدا ہیں۔ ضدیت اور تقابل ان میں نہیں ہوتا۔

بارھواں سبق

صفاتِ لازمہ متضادہ کا سادہ مفہوم

سوال: صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ متضادہ دس (۱۰) ہیں۔

سوال: ان صفات متضادہ کا مختصر مفہوم کیا ہے؟

جواب: یہ پانچ کیفیتیں ہیں جن میں تقابل سے یہ دس (۱۰) قسمیں بنتی ہیں۔

(۱) آواز اونچی، نیچی۔ (۲) آواز میں سختی، نرمی۔ (۳) موٹا، باریک ہونا۔ (۴) منہ بھر کر، یا کھل کر نکلنا۔ (۵) آواز پھسلنے یا جمنے والی ہونا۔

تیرھواں سبق

صفات لازمہ متضادہ کی کتنی قسمیں ہیں انکے نام بتاؤ

صفاتِ لازمہ مُتضادہ کی تعریف

سوال: دس (۱۰) صفاتِ لازمہ متضادہ کے اِصطلاحی نام اور تعریفیں بتلائیں؟

جواب: (۱) هَمْس: حرف کی آواز ایسی کمزور ہو کہ اس میں پستی پائی جائے۔ ایسے حرف دس (۱۰) ہیں جو اِس جملہ میں جمع ہیں۔ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ.

(۲) جَهر: اِس کی ضد جہر ہے یعنی حرف کی آواز ایسی قوت سے نکلے کہ اس میں بلندی ہو، باقی انیس (۱۹) حروف مجہورہ ہیں۔

(۳) شِدّت: حرف کی آواز میں ایسی سختی ہو کہ سکون کی حالت میں آواز بند ہو جائے۔ ایسے حروف آٹھ ہیں جو اِس جملہ میں پائے جاتے ہیں۔ أَجِدُكَ قَطَبْتَ.

(۴) رِخْوَتْ: (شِدّت کی ضد) حرف کی آواز میں ایسی نرمی ہو کہ سکون کی حالت میں اس کی آواز جاری رہ سکے۔ پانچ حروف لِنْ عُمَرُ اور آٹھ حروف اَجِدُكَ قَطَبْتَ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں۔

تَوَسُّط: شدت اور رخوت کے درمیان درمیان ہونا، یہ پانچ حروف ہیں جو لَنْ عُمَرُ میں جمع ہیں۔

(۵) اِسْتِعْلاء: حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف اُٹھے۔ یہ حروف مستعلیہ سات ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ.

نوٹ: اس صفت کی وجہ سے حرف کی آواز موٹی ہو جاتی ہے۔

(۶) اِسْتِفَال: حرف ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر نہ اُٹھے۔ مُستعلیہ کے سوا سب حروف مستفلہ ہیں۔

(۷) اِطْبَاق: درمیان زبان تالو کو ڈھانپ دے یعنی آواز منہ بھر کر نکلے۔ یہ چار (۴) حروف ہیں۔ ص. ض. ط. ظ

(۸) اِنْفِتَاح: درمیان زبان اور تالو کھلا رہے یعنی آواز کُھل کر نکلے۔ مُطبِقَہ کے سوا باقی حروف مُنْفَتِحہ ہیں۔

نوٹ: اِطباق کی وجہ سے حرف خوب موٹا ہو کر نکلتا ہے۔ موٹائی کو تفخیم اور باریکی کو ترقیق کہتے ہیں۔

(۹) اِذْلَاقْ: حرف کا پھسلتے ہوئے جلدی سے ادا ہو جانا، یہ حروف چھ ہیں۔ فَرَّ مِنْ لُّبٍّ.

(۱۰) اِصْمَات: حرف کا ٹھہراؤ اور جماؤ سے نکلنا، مذلقہ کے سوا باقی تمام حروف مُصمتہ ہیں۔

چودھواں سبق

صِفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی قسمیں صرف نام بتا رہیں

سوال: صفات لازمہ غیر متضادہ کی قسمیں بیان کریں؟

جواب: (۱) قَلْقَلَہ: ساکن ہونے کی حالت میں آواز کا ہلنا، یہ پانچ حروف ہیں: قُطْبُ جَدٍّ.

(۲) تَفَشِّی: منہ میں آواز پھیلنا، یہ صفت صرف شین میں ہوتی ہے۔

(۳) اِسْتِطَالَت: زبان کو دراز کر کے حافہ کو اوپر کی پانچوں داڑھوں پر لگانا۔ یہ صفت صرف ضاد میں ہوتی ہے۔

(۴) صَفِیر: حرفوں میں سیٹی کی سی آواز نکلنا: ص. ز. س تین حرفوں میں یہ صفت ہوتی ہے۔

(۵) لِین: واوِلین اور یاءِ لین کو ایسی نرمی سے ادا کرنا کہ آواز بند نہ ہو۔

(۶) اِنحراف: یہ صفت لام اور را میں ہوتی ہے۔ یعنی لام و را میں سے ہر ایک اپنی ادائیگی میں ایک دوسرے کے مخرج کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(۷) تکریر: راء ادا کرتے وقت کنارۂ زبان میں کپکپی سی ہونا۔

فوائد

سوال: صفات کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: صفات حرفوں کی آوازوں کو واضح اور صاف کرتی ہیں۔ جن حرفوں کے ایک ہی مخرج ہیں۔ مثلاً حروفِ شجریہ، نطعیہ، لثویہ، صفیریہ وغیرہ۔ ان حرفوں کا آپس میں فرق مخرج سے نہیں بلکہ صفات سے ہوتا ہے۔ مثلاً طاء اور تاء کا مخرج ایک ہی ہے۔ طاء کو تاء سے جُدا کرنے والی وہ صفات سمجھی جائیں گی جو طاء میں ہوں اور تاء میں نہ ہوں یعنی جہر، اِستعلاء، اطباق، قلقلہ، طاء کی وہ مخصوص صفتیں ہیں جو صرف طاء میں ہیں، تاء میں نہیں۔ اسی طرح تاء کی مخصوص صفات ہمس، اِنفتاح، تاء کو طاء آواز سے جدا کرنے والی سمجھی جائیں گی، اِن صفات کو مُمیّزہ کہا جاتا ہے۔

سوال: صفات مُمیّزہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: وہ صفات لازمہ جو ایک مخرج کے حرفوں میں فرق کرتی ہوں۔

سوال: صفات میں قوی اور ضعیف کونسی ہیں؟

جواب: مذکورہ سترہ (۱۷) صفات میں سے ہَمس، رِخوت، اِستفال، اِنفتاح، اِذلاق اور لین ضعیف ہیں باقی قوی ہیں۔

سوال: حرفوں میں قوی اور ضعیف کونسے ہیں؟

جواب: ان کا مدار ان صفات پر ہے جو اس حرف میں پائی جاتی ہوں، غور کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے کی حروف پانچ قسم کے ہیں۔

(۱) اَقویٰ: ایسا حرف جس میں تمام صفات قوی ہی ہوں یا اکثر قوی ہوں صرف ایک ضعیف ہو مثلاً: ط۔ ق۔

(۲) اَضْعَف: وہ حرف جس میں تمام صفات ضعیف ہی ہوں مثلاً فاء یا ایک قوی ہو باقی تمام ضعیف ہوں مثلاً: ھاء.

(۳) قوی: جس حرف میں زیادہ صفات قوی ہوں، ضعیف کم ہوں جیسے: جیم.

(۴) ضعیف: جس حرف میں زیادہ صفات ضعیف ہوں قوی کم ہوں مثلاً: خاء.

(۵) مُتوسّط: جس میں دونوں قسم کی صفات ایک جیسی ہوں مثلاً: ب.

پندرھواں سبق

صِفاتِ عارضہ

سوال: صفات عارضہ کی تعریف اور اس کے مباحث پر روشنی ڈالیں۔

جواب: صفات صفت کی جمع ہے بمعنی کیفیت عارضہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ حرف میں یہ کیفیت کسی سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ سبب عارضی ہوتا ہے کبھی ہے اور کبھی نہیں تو خود یہ صفت بھی عارضی ہوتی ہے۔ صفاتِ عارضہ والے حروف یا مباحث یہ ہیں:

(۱) لامِ اَللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ (۲) را (۳) الف (۴) نونِ ساکنہ و تنوین اور نونِ مُشدّد (۵) میم ساکنہ و مُشدّد (۶) ہمزہ (۷) لامِ ال (۸) ادغام و اظہار (۹) حروفِ مدولین (۱۰) اجتماع ساکنین (۱۱) ہاءِ ضمیر۔

سولھواں سبق

لفظ اَللّٰہ کا لام

سوال: اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: اَللّٰہُ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو اس لام کو خوب موٹا پڑھنا چاہیے جیسے: ھُوَاللّٰہُ، رَفَعَہُ اللّٰہُ، سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ. قَالُوا اللّٰھُمَّ اور اَللّٰہُ. اور اگر اس لام سے

پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوتا ہے۔ جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ اور قُلِ اللّٰهُمَّ. ان دو لاموں کے سوا ہر جگہ اور ہر حالت میں لام باریک ہی ہوتا ہے۔ جیسے: مَاوٰلٰهُمْ. اَنْ لَّآ اِلٰهَ.

سترھواں سبق

راء کو موٹا پڑھنے کے قاعدے

سوال: راء کے موٹا اور باریک ہونے کی صورتیں مع مثالیں بیان کریں؟

جواب: راء بارہ حالتوں میں موٹی ہوتی ہے۔ تفصیل یہ ہے:

۱:۔ راء مفتوحہ غیر مُشدّدہ جیسے: رَحِيْم.

۲:۔ راء مضمومہ غیر مُشدّدہ جیسے: رُبَمَا.

۳:۔ راء مفتوحہ مُشدّدہ جیسے: اَلرَّحْمٰنُ.

۴:۔ راء مضمومہ مُشدّدہ جیسے: مَرُّوْا.

۵:۔ راء ساکن ما قبل مفتوح جیسے: اَرْسَلَ.

۶:۔ راء ساکن ما قبل مضموم جیسے: يُرْزَقُوْنَ.

۷:۔ راء ساکن ما قبل کسرہ عارضی جیسے: اِرْجِعْ.

۸:۔ راء ساکن ما قبل کسرہ دوسرے کلمے میں جیسے: رَبِّ ارْجِعُوْنِ.

۹:۔ راء ساکن ما قبل کسرہ مابعد حرف مُستعلیہ جیسے: قِرْطَاسٍ، فِرْقَةٍ، مِرْصَاد، اِرْصَادًا.

۱۰:۔ راء ساکن ما قبل ساکن ما قبل مفتوح جیسے: قَدْرِ (وقف میں)

۱۱:۔ راء ساکن ما قبل ساکن ما قبل مضموم جیسے: بِكُمُ الْعُسْرَ (وقف میں)

۱۲:۔ راء مضمومہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے: مُنْتَصِرٌ۝.

فائدہ: سورۂ شعراء میں لفظ فِرْقٍ کی راء جس طرح چاہو پڑھو موٹی یا باریک۔

نوٹ: روم کے ساتھ وقف کا بیان آگے وقف کے باب میں آئے گا۔

اٹھارھواں سبق

راء کو باریک پڑھنے کی صورتیں

سوال: راء کتنی حالتوں میں باریک ہوتی ہے؟

جواب: سات حالتوں میں راء باریک ہوتی ہے تفصیل یہ ہے:

۱:۔ راء مکسورہ غیر مُشدّدہ جیسے: رِجَالٌ.

۲:۔ راء مکسورہ مُشدّدہ جیسے: اَلرِّجَالُ.

۳:۔ راء ساکن ماقبل مکسور جیسے: شِرْعَةً.

۴:۔ راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل مکسور جیسے: حِجْرٍ○. (وقف میں)

۵:۔ راء ساکن ماقبل یاء ساکن جیسے: خَيْرٌ○، قَدِيْرٌ○. (وقف میں)

۶:۔ راء امالہ کی حالت میں جیسے: مَجْرٖیهَا.

۷:۔ وہ زیر والی راء جس پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے: وَالْفَجْرِ○.

سوال: موٹا اور باریک پڑھنے کا کیا نام ہے؟

جواب: موٹا پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔ اسی طرح موٹا حرف مفخّم اور باریک مرقّق کہا جاتا ہے۔

سوال: امالہ سے کیا مراد ہے اور قرآن میں کتنی جگہ ہے؟

جواب: امالہ کے معنی ہیں جھکانا یعنی الف کو یاء کی طرح جھکانا۔ قرآن میں یہ صرف سورۂ ہود میں ایک جگہ ہے۔ (مَجْرٖیهَا)

انیسواں سبق

الف کی موٹائی اور باریکی

سوال: الف کے موٹا اور باریک ہونے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: الف ہمیشہ ساکن ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور ہمیشہ لفظ کے درمیان یا آخر میں ہوتا

ہے۔ اس سے پہلے زبر والا حرف اگر موٹا ہو تو الف بھی موٹا ہوتا ہے۔ جیسے: قَالَ. رَانَ. اَللّٰهُ. شَطَطًا. اگر الف سے پہلے زبر والا حرف باریک ہو تو الف بھی باریک ہو گا۔ جیسے: كَانَ. كِتَابٌ

سوال: الف سے پہلے آنے والے موٹے حروف کتنے ہو سکتے ہیں؟

جواب: سات مستعلیہ جن کا مجموعہ خُصَّ. ضَغْطٍ. قِظْ ہے اور ہمیشہ پُر ہی ہوتے ہیں اور دو حرف لام وراء، جن میں تفخیم عارضی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ (ان دونوں کی تفخیم کے قاعدے گزر چکے ہیں) خلاصہ یہ کہ مُفخم حروف دس (۱۰) ہیں۔ سات مُستعلیہ جن کی تفخیم صفت لازمہ ہے اور تین حروف لَا رْ جن کی تفخیم عارضی ہے۔ مگر الف سے پہلے الف نہیں آسکتا اِس لیے ان دس حرفوں میں سے نو (۹) ہی الف سے پہلے آسکتے ہیں۔

بیسواں سبق

نون ساکنہ و تنوین میں فرق

سوال:۔ نون ساکنہ و تنوین میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ نون ساکنہ اور تنوین میں تین طرح فرق کیا جاسکتا ہے۔

۱:۔ نون ساکنہ لکھا ہوا ہوتا ہے جیسے: اَفَمَنْ ،نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ بطور علامت اس کی جگہ دوزبر یا دوزیر یا دو پیش لکھے جاتے ہیں۔ جیسے: اَحَدٌ. جُزْءًا. قُرَيْشٍ.

۲:۔ نون ساکنہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے مثلاً كُنْ نون تنوین صرف وصل میں پڑھا جاتا ہے مگر وقف میں نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے: اَحَدٌ○ کو وقف میں اَحَدْ پڑھیں گے۔

۳:۔ نون ساکنہ لفظ کے درمیان میں اور آخر میں ہر جگہ آسکتا ہے، جیسے: اَنْعَمْتَ اور كُنْ. مگر نون تنوین ہمیشہ آخر میں ہی ہوتا ہے۔ جیسے: كُفُوًا.

اکیسواں سبق

نون ساکنہ وتنوین کے حال

سوال: نون ساکنہ اور نون تنوین کے کتنے حال ہیں؟

جواب: چار حال ہیں: (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفا۔

سوال: ان چاروں کی تفصیل کس طرح ہے؟

جواب: (۱) اظہار: نون ساکنہ یا تنوین کے بعد اگر کوئی حرف حلقی آئے تو نون ساکنہ ظاہر کر کے بلا غنہ پڑھتے ہیں۔ خواہ یہ صورت ایک کلمے میں ہو یا دو میں جیسے: اَنْعَمْتَ. مَنْ اٰمَنَ. شَیْءٍ. عَلِیْم. اِس اظہار کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

(۲) ادغام: اگر نون ساکنہ وتنوین کے بعد یَرْمَلُوْن کے چھ (۶) حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اِدغام ہوتا ہے۔ یعنی نون کو ان حرفوں میں اس طرح ملا کر پڑھتے ہیں کہ دونوں ایک ساتھ مشدّد ہوتے ہیں۔ جیسے: مِنْ وَّالٍ. بِحِجَارَةٍ مِّنْ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.

ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) غنہ کے ساتھ یہ چار حروف ینمو میں ہوتا ہے اور (۲) بلا غنہ یہ دو حرف لام وراء میں ہوتا ہے۔

نوٹ: سات جگہ یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

صِنْوَانٌ. قِنْوَانٌ. بُنْيَانٌ. دُنْيَا. يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ. نٓ وَالْقَلَمِ. مَنْ سکتہ رَاقٍ.

(۳) قلب: یعنی نون ساکنہ وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھنا، یہ بدلنا اس وقت ہوتا ہے کہ نون یا تنوین کے بعد با آجائے۔ خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو میں جیسے:

سُنْبُلَةٍ مِّنْ بَيْنِ. عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ○

(۴) اخفاء: یعنی نون کو بلا تشدید غنہ کے ساتھ اس طرح پڑھا جائے کہ اس کی آواز اظہار کے طرح صاف نہ سنائی دے۔ یہ اس وقت ہو گا کہ نون ساکنہ وتنوین کے بعد (حروف حلقی

اور یَرْمَلُوْن اور باء کے علاوہ) باقی حرفوں میں سے کوئی حرف آئے خواہ ایک لفظ میں یا دو میں اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔ جیسے: مِنْ قَبْلِكَ، كُنْتُمْ، شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

بائیسواں سبق

میم ساکنہ کے حال

سوال: میم ساکنہ کے کتنے حال ہیں؟

جواب: میم ساکنہ کے تین حال ہیں (۱) اِدغام (۲) اِخفاء (۳) اِظہار۔

(۱) اِدغام: یعنی میم ساکنہ کے بعد دوسری میم آئے تو دونوں کو ایک ساتھ غنہ کرتے ہوئے مُشدّد پڑھیں گے۔ جیسے: وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ.

(۲) اِخفاء: یعنی میم ساکنہ کے بعد باء آئے تو میم میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کی نرمی سے ادا کریں گے۔ جیسے: يَّعْتَصِمْ بِاللهِ.

(۳) اِظہار: یعنی بلا غنہ اطباق شفتین سے میم کو ظاہر کر کے پڑھنا میم اور باء کے علاوہ میم کے بعد جو بھی حرف آئے گا تو میم کو ظاہر کر کے بلا غنہ پڑھیں گے۔ جیسے: اَنْعَمْتَ کی میم۔ اس کو اِظہار شفوی کہتے ہیں۔

فائدہ: نون ساکنہ اور میم ساکنہ کے ایک جیسے حال ہیں بس فرق یہ ہے کہ نون ساکنہ میں قلب بھی ہے۔ لیکن میم میں نہیں باقی تین حال دونوں حرفوں میں ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ نون ساکنہ میں اخفاء زیادہ ہے اور میم میں اظہار۔

تیئیسواں سبق

حروفِ غُنہ۔ اِخفاء

سوال: اخفاء کی تشریح کریں؟

جواب: اِخفاء کی حقیقت یہ ہے کہ نُون و میم کی آواز کو بلا تشدید غنہ کے ساتھ اس طرح نکالنا کہ وہ مخرج سے صاف نہ نکلے بلکہ کچھ ادھوری سی ظاہر ہو، اِخفاء کی حالت میں نون و میم کو مخفاۃ کہتے ہیں۔

سوال: حروف غنہ کتنے ہیں؟

جواب: حروف غنہ صرف نون اور میم ہی ہوسکتے ہیں اور کسی حرف میں غنہ نہیں ہوتا۔نون تین حالتوں میم اور میں دو حالتوں میں حرفِ غنہ ہوتے ہیں۔

نون کی تفصیل: (۱) نون مشدّد جیسے: اِنَّ. (۲) نون مخفاۃ یعنی وہ نُون جس میں اخفاء ہورہا ہو جیسے: کُنۡتُمۡ. (۳) یَنۡمُوۡ کے چار حرفوں میں (غنہ کے ساتھ) ادغام جیسے: مَنۡ یَّشَآءُ. مِنۡ مَّآءٍ. مِنۡ نَّارٍ.

میم کی تفصیل: (۱) میم مشدّد جیسے: ثُمَّ. اَمۡ مَّنۡ (۲) میم مخفاۃ جیسے: وَمَاهُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ.

خلاصہ یہ کہ حروفِ غنہ پانچ ہیں۔

چوبیسواں سبق

ہمزہ

سوال: ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) قطعیّہ (۲) وصلیّہ۔

قطعیّہ: جو ہر حال میں پڑھا جاتا ہے اور کبھی بھی حذف نہیں ہوتا۔ جیسے: اَطۡغَیۡتُهٗ. اَلۡقِیَا اَخۡرِجۡ. اَنۡذِرۡ. اَدۡعُوۡا.

وصلیّہ: وصلیّہ وہ ہے کہ شروع میں تو پڑھا جائے مگر عبارت کے درمیان میں آئے تو گر جائے جیسے: فَانۡفَجَرَتۡ کہ اصل میں فَاِنۡفَجَرَتۡ ہے۔اَمِ ارۡتَابُوۡا کہ اصل میں اَمۡ اِرۡتَابُوۡا ہے۔لَا انۡفِصَامَ کہ اصل میں لَا اِنۡفِصَامَ ہے۔

سوال: وصلیّہ و قطعیّہ کی پہچان کیا ہے؟

جواب: (۱) اسموں کے شروع میں اَلۡ کا ہمزہ وصلیّہ ہوتا ہے۔ جیسے: اَلۡکَوۡثَرَ. اَلۡحَمۡدُ. اَلَّذِیۡ. یہ ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔(۲) فعل جس کا تیسرا حرف مضموم ہو تو اس کا ہمزہ وصلی

مضموم ہوتا ہے۔ جیسے: اُقْتُلُوْا اور اگر تیسرا حرف مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصلیہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے: اِنْفَجَرَتْ. اِنْتَهُوْا. اِنْتِقَامٍ. اِنْفِصَام.

(۳) سات اسم ہیں جن کے شروع میں ہمزۂ وصلیہ مکسور ہے۔ اِسْمٌ. اِبْنٌ. اِبْنَةٌ. اِمْرُؤٌ. اِمْرَاَةٌ. اِثْنَا. اِثْنَتَا. مذکورہ ہمزوں کے سوا تمام ہمزے قطعی ہوتے ہیں۔

(۱) فعل کے شروع میں ہمزۂ مفتوح ہو تو وہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے: اَذْهَبْتُمْ.

(۲) مضارع واحد متکلم کا ہمزہ ہمیشہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے: وَاَعْتَزِلُكُمْ. سَاُنْزِلُ.

نوٹ: پانچ فعل ہیں کہ ان میں تیسرے حرف پر پیش ہے لیکن ہمزۂ وصل مضموم ہونے کی بجائے مکسور ہے۔ (۱) اِمْشُوْا (۲) اِيْتُوْ (۳) اِقْضُوْا (۴) اِبْنُوْا (۵) اِتَّقُوْا.

پچیسواں سبق

لامِ اَلْ

سوال: اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر یا ظاہر کر کے پڑھنے کا کیا نام ہے؟

جواب: اِسم کے شروع میں اَلْ کے لام کو اگلے حرف میں ملا کر پڑھنے کو ادغام اور ظاہر کر کے پڑھنے کو اظہار کہتے ہیں۔

سوال: اظہار کتنے حرفوں میں ہوتا ہے؟

جواب: چودہ میں، جن کا مجموعہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ ہے۔ جیسے: اَلْئٰنَ. اَلْبَرْقُ. اَلْهُدٰى. ان کو حروفِ قمریہ کہتے ہیں۔

سوال: ادغام کتنے حرفوں میں ہوتا ہے؟

جواب: چودہ میں یعنی وہ باقی حروف جو قمریہ کے سوا ہیں۔ جیسے: اَلشَّمْسُ. اَلزَّيْتُوْنُ. اَلثَّوَابُ ایسے حرفوں کا نام شمسیہ ہے۔

فائدہ: فعل کے شروع یا درمیان میں جو لام ساکن ہو۔ اس کو ہمیشہ ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ جیسے: فَالْتَقَمَهُ. فَالْتَقَطَهٗ. جَعَلْنَا. قُلْنَا.

چھبیسواں سبق

اِدغام واِظہار

سوال: اِدغام کی کیا تعریف ہے؟

جواب: حرفِ ساکن کو حرفِ متحرک میں اس طرح ملا کر پڑھنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدّد ادا ہوں پہلے حرف کو مُدغم دوسرے کو مُدغم فیہ کہتے ہیں۔

سوال: اظہار کی تعریف کریں؟

جواب: حرف کو اس کے مخرج وصفات کے ساتھ واضح پڑھنا۔

سوال: اِدغام کی قسمیں بیان کریں؟

جواب: ادغام کی کل پانچ قسمیں ہیں۔ تفصیل یہ ہے:

(۱) ادغام مثلین تام: یعنی مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہوں اور یہ ادغام ہمیشہ تام ہی ہوتا ہے۔ مثلاً: اِذْ ذَّهَبَ. اَنْ نَّعْبُدَ. يُدْرِكْكُّمْ.

(۲) ادغام متجانسین تام: مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں اور پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہی ہو جیسے: قَدْ تَّبَيَّنَ اور اِذْ ظَّلَمُوْا.

(۳) ادغام متجانسین ناقص: مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی مخرج کے دو حرف ہوں مگر پہلے حرف کی کوئی آواز بھی باقی ہو جیسے: بَسَطْتَّ، کہ پہلے حرف طا کی صفت استعلاء واطباق باقی ہیں۔

نوٹ: طاء کا ادغام تا میں قرآن میں چار جگہ ہوا ہے۔ بَسَطْتَّ. اَحَطْتُّ. مَافَرَّطْتُّمْ. مَافَرَّطْتُّ. اور ادغام متجانسین ناقص کی بس یہی چار مثالیں ہیں اور کوئی نہیں۔

(۴) ادغام متقاربین تام: دو مخرجوں میں پائے جانے والے حرفوں کو اس طرح ملانا کہ پہلے حرف کی کوئی بھی آواز باقی نہ رہے جیسے: قُلْ رَّبِّ. اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ.

(۵) ادغام متقاربین ناقص: دو مخرجوں میں پائے جانے والے حرفوں کو اس طرح ملانا کہ پہلے حرف کی کوئی صفت بھی باقی رہے مثلاً: مَنْ يَّشَآءُ. مِنْ وَّالٍ نیز اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں

بھی ادغام ناقص جائز ہے یعنی قاف کی صفت استعلاء باقی رکھتے ہوئے۔

فائدہ

(۱) مثلین کا پہلا حرف مدہ ہو تو ادغام نہ ہو گا جیسے: فِیْ یَوْمٍ. قَالُوْا. وَهُمْ.

(۲) حروف حلقی میں مثلین کا ادغام تو ہوتا ہے جیسے: یُوَجِّهْهُ. مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ. مگر متجانسین یا متقاربین کا ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ. سَبِّحْهُ. لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا.

(۳) زیادہ تر ادغام تام ہی ہوتا ہے۔ ناقص صرف چار صورتوں میں ہے۔

(۱) طاء کا تاء میں جیسے: بَسَطْتَّ.

(۲) نون کا واؤ میں جیسے: مِنْ وَّلِیٍّ.

(۳) نون کا یاء میں جیسے: اَنْ یَّاْخُذَ.

(۴) قاف کا کاف میں جو ایک جگہ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں جوازاً ہے۔

ستائیسواں سبق

مد فرعی (مُتصل و منفصل)

سوال: مد اصلی و فرعی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حروف مدہ کو ان کی اپنی اصلی اور فطری مقدار میں لمبا کرنا مد اصلی کہلاتا ہے جیسے قَالُوْا میں الف اور واؤ اور دَاعِیْ میں یاء۔ اور کسی سبب سے ان حروف مدہ کو زیادہ لمبا کرنا مد فرعی کہلاتا ہے۔ جیسے: جَآءَ.

سوال: مد فرعی کے سبب کتنے ہیں۔

جواب: دو سبب ہیں ۔ ہمزہ، سکون اصلی یا عارضی۔

سوال: سکون اصلی و عارضی میں کیا فرق ہے؟

جواب: سکون اصلی وہ سکون ہے جو ہمیشہ پڑھا جائے، سکون عارضی وہ کہ صرف وقف میں پایا جائے۔

سوال: سبب مد ہمزہ ہو تو اس مدِ فرعی کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب: صرف دو۔ حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے: جَآءَ، سُوْٓءُ، سِيْٓـَٔتْ اس کو مد متصل کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم یہ کہ حرف مدہ کے بعد دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ ہو جیسے: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا، فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اس کو مد منفصل کہتے ہیں۔

اٹھائیسواں سبق

مد فرعی (مد لازم و عارض)

سوال: سکون کے اعتبار سے مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سکون کے اعتبار سے مد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مد لازم (۲) مد جائز

مد لازم کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) مد لازم کلمی مثقل: حرف مدہ کلمہ میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے: حَآجَّ.

(۲) مد لازم کلمی مخفف: حرفِ مد کلمہ میں ہو اور اسکے بعد والے پر سکون اصلی ہو جیسے: آلْئٰنَ

(۳) مد لازم حرفی مثقل: حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور اسکے بعد والے حرف پر تشدید ہو جیسے: الٓمّٓ میں لام.

(۴) مد لازم حرفی مخفف: حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو اور بعد والے پر سکونِ اصلی ہو جیسے: الٓمّٓ میں میم۔

(۵) مد لازم لین: حرف لین کے بعد والے حرف پر سکون اصلی ہو اور یہ حروف مقطعات میں صرف عین میں دو جگہ ہے۔ كٓهٰيٰعٓصٓ (مریم) حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ (شوری)

سوال: مد جائز کی قسمیں بتلایئے؟

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حرفِ مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں اَلْعٰلَمِيْنَ ۝ اس کو مد عارض وقفی کہتے ہیں۔ (۲) حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وقف میں خَوْفٍ ۝ صَيْفِ ۝ اسکو مد عارض لین کہتے ہیں۔

نوٹ: مد لازم کلمی مخفف کی قرآن میں صرف ایک ہی مثال ہے۔ آٰلْئٰنَ جو سورۂ یونس میں دو جگہ ہے۔

فائدہ: حروف مقطعات بعض سورتوں کے شروع میں کاٹ کر پڑھے جانے والے حروف کو کہتے ہیں۔ یہ چودہ (۱۴) حروف ہیں جن کا مجموعہ ہے۔ نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ. ان میں تین طرح کے حروف ہیں۔ (۱) جن میں مد فرعی ہے۔ یہ آٹھ حرف ہیں۔ نَقَصَ عَسَلُكُمْ (۲) جن میں مد اصلی ہے۔ یہ پانچ ہیں۔ حَيٌّ طَهُرَ. (۳) جن میں کوئی مد نہیں ہے۔ یہ صرف ایک حرف الف ہے۔

اُنتیسواں سبق

مدوں کی مقداریں

سوال: مدوں کی مقداریں بتائیں؟

جواب: مقداریں تین ہیں ۔

(۱) قَصَر : یعنی اصلی مقدار بقدر دو حرکت۔ (۲) تَوَسُّط : یعنی درمیانی مقدار بقدر چار حرکت۔

(۳) طُول : خوب لمبا مد کرنا بقدر چھ حرکت۔

سوال: مدوں کی قسموں میں مقداروں کو واضح کریں؟

جواب: (۱) مد اصلی میں صرف قصر ہے۔

(۲) مد متصل و منفصل میں صرف توسّط ہے۔

(۳) مد لازم کی چاروں قسموں میں طول ہے۔

(۴) مد لازم لین میں طول و توسّط بہتر ہے، قصر اچھا نہیں۔

(۵) مد عارض وقفی میں طول بہتر ہے۔ پھر توسّط، پھر قصر۔ مد لین عارض میں قصر بہتر ہے، پھر توسّط، پھر طول۔

تیسواں سبق

ھاءِ ضمیر

سوال: ہاءِ ضمیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: عربی کے اعتبار سے یہ واحد مذکر غائب کی ضمیر (ہ) ہوتی ہے بمعنی اُس مثلاً کِتَابُهٗ (اُس کی کتاب۔)

سوال: اس ہاء کے کتنے قاعدے ہیں؟

جواب: دو قاعدے ہیں ایک اس کی حرکت کا، دوسرے اس کو کھینچنے نہ کھینچنے کا۔

سوال: حرکت کا قاعدہ کس طرح ہے؟

جواب: اس ہاء سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو، یا اس سے پہلا حرف یاء ساکنہ ہو۔ یہ ہاء مکسور ہوتی ہے جیسے: فِيْهِ. بِهٖ ورنہ مضموم ہوتی ہے۔ جیسے:

لَهٗ. وَامْرَاَتُهٗ. اَخَاهُ. رَاَيْتُمُوْهُ. اَنْزَلْنٰهُ.

فائدہ: قرآن میں پانچ ہاء ضمیر ہیں جو اس قاعدے کے خلاف ہیں۔(۱) اَرْجِهْ (۲) اَلْقِهْ کہ بجائے مکسور ہونے کے ساکن ہے اور (۳) عَلَيْهُ اللّٰهَ اور (۴) وَمَآ اَنْسَانِيْهُ کہ مکسور ہونے کی بجائے مضموم ہے۔(۵) وَيَتَّقْهِ کہ بجائے مضموم ہونے کے مکسور ہے۔

سوال: کھینچنے کا کیا قاعدہ ہے؟

جواب: ہاءِ ضمیر کے پہلے اور بعد والے دونوں حروف اگر متحرک ہوں تو وہ ہاء کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے: اِنَّهٗ فِيْ ورنہ بلا کھینچے جیسے: مِنْهُ الْاَنْهٰرُ. لَهُ الْحَقُّ.

فائدہ: قرآن میں دو ضمیریں اس قاعدہ کے خلاف آئی ہیں: يَرْضَهُ لَكُمْ کہ کھینچ کر پڑھنا صحیح نہیں اور فِيْهٖ مُهَانًا کہ اس کو بلا کھینچے پڑھنا صحیح نہیں۔

فائدہ: کھینچ کر پڑھنے کو صلہ اور بغیر کھینچے پڑھنے کو قصر کہتے ہیں۔

اکتیسواں سبق

اجتماعِ سا کنین (الف)

سوال: اجتماعِ سا کنین کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اجتماع سا کنین کا مطلب ہے دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا۔

سوال: اس کے مختصر قاعدے کس طرح ہیں؟

جواب: اس کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں اور پہلا ساکن مدہ ہو۔ خواہ دوسرا ساکن اصلی ہو جیسے: اٰلْـٰٔنَ. دَآبَّةٌ اور خواہ دوسرا ساکن عارضی ہو جیسے: يَعْلَمُوْنَ○ تُكَذِّبَانْ○ قَدِيْرٌ○ دونوں صورتوں میں یہ قسم جائز ہے اس کو اجتماع سا کنین علیٰ حَدِّہٖ کہتے ہیں۔

(۲) دوسری یہ کہ دو ساکن دو کلموں میں ہوں یعنی پہلا ساکن پہلے کلمے کے آخر میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمے کے شروع میں مثلاً وَاسْتَبَقَا الْبَابَ کہ اصل میں وَاسْتَبَقَا اَلْبَابَ تھا۔ اَلْبَابَ کے شروع میں ہمزۂ وصل درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے حذف ہو گیا تو دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے لفظ ہو گیا۔ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ یہ اجتماع سا کنین ناجائز ہے۔ اِس کو اجتماع سا کنین علیٰ غیرہ حَدِّہٖ کہتے ہیں۔

فائدہ: دو ساکنوں کے ایک کلمہ میں جمع ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو مگر یہ صورت ہمیشہ وقف ہی میں ہوتی ہے اور جائز ہے وصل میں نہیں ہوتی جیسے: قَدْرْ○ عُسْرْ○ ذِكْرْ○

بتیسواں سبق

اِجتماع سا کنین (ب)

سوال: اجتماع سا کنین علیٰ غیر حَدِّہٖ ناجائز ہے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: دو کلموں کے اجتماع سا کنین کو ختم کرنے کے یہ طریقے ہیں:۔

(۱) اگر پہلا ساکن حرفِ مدہ ہو تو حذف کیا جائے گا جیسے: وَاسْتَبَقَا الْبَابَ. فِي الْاَرْضِ.

(۲) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اس کو ضمہ دے دیں گے جیسے: عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ.

(۳) اگر پہلا ساکن واؤلین جمع ہو تو اس کو بھی ضمہ دے دیں گے جیسے: وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ.

(۴) اگر پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو تو زبر دیں گے جیسے: مِنَ النَّاسِ.

(۵) اگر پہلا ساکن الٓمّٓ کی میم ہو تو بھی زبر دیں گے۔ یعنی الٓمّٓ اللّٰهُ پڑھیں گے۔ اگر ان میں کوئی بھی صورت نہ ہو تو پھر پہلے ساکن کو زیر دیں گے

جیسے: قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ.

فائدہ: ایک کلمہ کے آخر میں تنوین ہو دوسرے کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو ہمزہ وصل حذف ہو گا اور دو ساکن دو کلموں میں جمع ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی لہذا پہلے ساکن یعنی تنوین کو کسرہ دے دیں گے جیسے: بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ. خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ.

فائدہ

سوال: حرکات کس طرح ادا ہوتی ہیں؟

جواب: حرکات زیر، زبر، پیش کو کہتے ہیں۔

زبر: سیدھا منہ کھول کر ادا کرنا چاہیے جس سے حرف کی آواز کُھل کر نکلتی ہے۔

جیسے: بَ. تَ. ثَ.

زیر: ہونٹوں کو نیچے کی طرف مائل کر کے یاء معروف کی سی بُو دے کر ادا کرنا چاہیے

جیسے: قِ. لِ. مِ.

پیش: ہونٹوں کو گول کر کے واؤ معروف کی سی آواز نکالو جیسے: شُ. طُ. رُ.

سوال: ان کی غلط ادائیگی کی کیا صورت ہے؟

جواب: زبر میں ہونٹوں کو گول کر دینا ہونٹوں کو نیچے کو طرف مائل کر دینا دونوں صورتوں میں زبر غلط ادا ہو گا۔ زیر میں منہ کُھل جانے یا ہونٹوں میں گولائی آجانے کی ہر دو صورتوں میں زیر کی ادا صحیح نہ ہو گی۔ پیش میں منہ کُھل جانے یا ہونٹوں کے نیچے کی طرف مائل ہونے سے پیش صحیح نہ ہو گا۔

سوال: سکون کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سکون کی ادا یہ ہے کہ حرف میں حرکت کی یا ہلنے کی کیفیت نہ ہونی چاہئے اسی لئے اَلْحَمْدُ کے لام کو یا اَنْعَمْتَ کے نون کو ہلانا غلط ہے۔ البتہ قلقلہ کے حرفوں کو ہلانا چاہیئے۔

سوال: تشدید کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تشدید والا حرف دو دفعہ پڑھا جاتا ہے پہلے ساکن پھر متحرک۔ اس لیے تشدید والے حرف کی ادا میں دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے۔ اسی لیے حرف مشدّد پر وقف ہو تو حرف کی ادا میں قدرے دیر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مشدد پہلے ساکن تھا پھر متحرک وقف میں یہ متحرک بھی ساکن ہو گیا تو دونوں ساکن ادا کرنے چاہئیں۔ جیسے: اَلْمَفَرُّ ○

نوٹ: زیر اور پیش ہمیشہ باریک ہی ہوتے ہیں اور زبر باریک حرف پر ہو تو باریک ورنہ پُر ہوتا ہے۔

فائدہ:

سوال: لَا تَأْمَنَّا کو کس طرح پڑھیں؟

جواب: لَا تَأْمَنَّا میں جو نون مشدّد ہے تشدید کی وجہ سے یہ پہلے ساکن پڑھا جائے گا پھر متحرک جس وقت پہلے ساکن پڑھیں تو دونوں ہونٹوں کو گول کر لیں اور ساتھ ہی الف کے برابر غنہ بھی کریں کیونکہ مشدّد ہے اور ہر نون مشدّد میں غنہ ضروری ہے لیکن جب نون کو متحرک پڑھیں تو ہونٹوں میں گولائی بالکل نہ رہے۔

فائدہ:

سوال: وہ صاد سے لکھے ہوئے الفاظ کس طرح پڑھے جائیں جن پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوتا ہے؟

جواب: یہ الفاظ چار (۴) ہیں: (۱) وَيَبْصُطُ (پارہ ۲ رکوع ۱۶) (۲) بَصْطَةً (پارہ ۸ رکوع ۱۶) (۳) اَلْمُصَيْطِرُوْنَ (پارہ ۲۷ رکوع ۴) (۴) بِمُصَيْطِرٍ ○ (سورۃ غاشیہ)

پہلے دو لفظوں میں صرف سین ہی پڑھیں گے۔
نمبر ۳ میں سین اور صاد دونوں پڑھنا جائز ہے۔
(۴) میں صرف صاد پڑھیں گے۔

تینتیسواں سبق

وقف کس طرح کرے؟

سوال: وقف کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کلمہ کے آخر میں سانس لے کر ٹھہرنا اور کلمہ سے یہ مراد ہے کہ وہ لفظ آگے کسی دوسرے لفظ سے ملا کر نہ لکھا ہو جیسے: مِنْكُمْ، کہ مِنْ پر نہ کریں گے بلکہ كُمْ پر کریں گے۔

سوال: وقف میں کلمہ کے آخری حرف کا کیا نام ہے؟

جواب: موقوف علیہ۔

سوال: موقوف علیہ پر کس طرح ٹھہرنا چاہیئے؟

جواب: (۱) اگر موقوف علیہ پہلے ہی سے ساکن ہو تو اس پر سانس لے کر ٹھہر جانا ہی وقف ہو گا۔ جیسے: فَلَا تَنْهَرْ۝

(۲) موقوف علیہ پر عارضی حرکت ہو جیسے: قَالَتِ الْاَعْرَابُ میں تاء پر اگر وقف کرنا ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کی تاء کو ساکن پڑھ کر سانس لینے کے لیے ٹھہر جائے۔

(۳) لفظ کے آخر میں گول تاء ہو تو اس کو ساکن ہاء سے بدل کر ٹھہریں گے۔ جیسے: حَسَنَةً پر وقف کریں گے تو پڑھیں گے۔ حَسَنَهْ۝

(۴) لفظ کے آخری میں گول تاء کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور اس پر دو زبر کی تنوین ہو تو اس تنوین کو وقف میں الف سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے: نِدَآءً کو وقف میں نِدَآءا پڑھیں گے۔

(۵) موقوف علیہ پر ایک زبر ہو تو اسے ساکن پڑھیں۔ جیسے: وَقَبَ وقف میں وَقَبْ پڑھیں گے۔

(۶) موقوف علیہ کے نیچے ایک زیر یا دو زیر ہوں جیسے: تَاللّٰهِ. نَعِيْمٍ ایسی صورت میں وقف کے دو طریقے ہیں۔ (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالروم۔ پہلے کا مطلب ہے ساکن پڑھ کر ٹھہرنا، دوسرے کا مطلب ہے موقوف علیہ کی حرکت (زیر) کو آہستہ آواز میں پڑھنا۔

(۷) موقوف علیہ پر ایک پیش یا دو پیش ہوں جیسے نَسْتَعِیْنُ۝ اور عَظِیْمٌ۝ ایسی صورت میں وقف کے تین طریقے ہیں۔ (۱) وقف بالا سکان (۲) وقف بالروم (۳) وقف بالا شمام۔ اشمام کا یہ مطلب ہے کہ حرف کو پڑھنا تو ساکن ہی ہے۔ مگر ہونٹوں کو اس طرح گول کر دینا جس طرح پیش ادا کرتے وقت ہوتے ہیں۔

چونیتسواں سبق

اسکان، روم، اِشمام

سوال: اسکان یا روم یا اشمام کے ساتھ وقف کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: موقوف علیہ (یعنی کلمہ کے آخری حرف) کو ساکن کر کے سانس لیتے ہوئے ٹھہرنا وقف بالاسکان ہوتا ہے اور یہی طریقہ زیادہ مشہور ہے۔

(۲) موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ پڑھنا وقف بالروم کہلاتا ہے۔ جیسے: قَدِيرٍ۝

(۳) پیش والے حرف کو ساکن کر کے پڑھنا اور ساتھ ہی ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ وقف بالاشمام ہے۔

فائدہ: وقف بالاسکان ہر حرکت میں ہوتا ہے۔ وقف بالروم صرف زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔ وقف بالاشمام صرف پیش میں ہوتا ہے۔

فائدہ: وقف کا بہت بڑا اصول یہ ہے کہ رسم الخط کے تابع ہوتا ہے یعنی لفظ جس طرح لکھا ہوا ہو وقف میں اسی طرح پڑھیں گے اسی لیے گول تاء کو ہاء سے بدلتے ہیں۔ دو زبر کی تنوین کو الف سے بدلتے ہیں۔ کیونکہ الف لکھا ہوتا ہے۔ جیسے: عَلِيمًا۝ اُلٹا پیش یا کھڑا زبر یا کھڑی زیر کو وقف میں نہیں پڑھا جاتا کیونکہ حرکات وسکنات رسم الخط سے خارج ہیں۔ ان کی لکھائی کا وقف میں اعتبار نہیں۔

فائدہ:

سوال: روم واشمام کہاں جائز نہیں؟

جواب: (۱) حرکت عارضی پر (۲) گول تاء پر وقف بالروم یا بالاشمام جائز نہیں۔

پینتیسواں سبق

وقف کا معنی سے تعلق

سوال: وقف کس جگہ کرنا چاہیئے؟

جواب: وقف کے معنی سانس لے کر ٹھہرنا۔ چونکہ سانس سے وقف کا خاص تعلق ہے۔ اس لئے وقف کی دو قسمیں ہوئیں۔ (۱) وقف اختیاری (۲) وقف اضطراری

(۱) معانی پر نظر رکھ کر پڑھے کہ بات جہاں ختم ہو وہاں ٹھہرے تو یہ وقف اختیاری کہلائے گا۔

(۲) لیکن اگر ایسی جگہ وقف کرے کہ بات تو ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سانس میں تنگی ہونے کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں ٹھہرا تو وقف اضطراری ہوگا۔

چھتیسواں سبق

کہاں وقف کرے؟

سوال: وقف کرنا ہو تو کس جگہ ٹھہرے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ جہاں بات پوری ہو وہاں ٹھہرے بات پوری ہونے کے تین درجے ہوتے ہیں۔ (۱) جہاں مضمون ختم ہو جائے اس جگہ ٹھہرنا وقف تام ہے۔ جیسے: وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

(۲) جہاں جملہ تو ختم ہوا ہو مگر مضمون ابھی ختم نہ ہوا ہو وہ وقف کافی ہے۔ جیسے: وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○

(۳) مضمون یا جملہ ختم تو نہیں ہوا اگر جملہ کے درمیان کہیں ایسی جگہ ٹھہرا کہ بات کا کچھ مطلب سمجھ میں آجائے یہ وقف حسن ہے۔ جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ○

سوال: وقف کیا مگر بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی تو اس وقف کا کیا نام ہے؟

جواب: اس کو وقف قبیح کہتے ہیں۔ جیسے: سورۂ فاتحہ میں اِيَّاكَ پر وقف کرے۔

سینیتسواں سبق

رموز

سوال: معنی معلوم نہ ہوں تو کیا کرے؟

جواب: بہتر یہ ہے کی وقف کی رموز یعنی علامتوں پر ٹھہرے۔

رموز یہ ہیں: م ط ج ز

سوال: وقف کے بعد پیچھے سے دہرائیں یا آگے ابتداء کریں؟

جواب: اوپر ذکر کی گئی پانچ علامتوں پر ٹھہرے تو دہرانے نہیں آگے بڑھے اور اگر کوئی علامت نہ ہو یا لا ہو تو پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیئے۔

اڑتیسواں سبق

کچھ ضروری مسائل

سوال: سکتہ سے کیا مُراد ہے؟

جواب: قرآن میں سکتہ چار جگہ ہے۔ (۱) سورۂ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا (۲) سورۂ یٰس رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا. (۳) سورۂ قیامہ میں مَنْ ۜ رَاقٍ. (۴) سورۂ مُطففین میں كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ

سکتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سانس لئے بغیر ذرا رُک جاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سکتہ کا حکم وقف ہی کا سا ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ وقف میں آخر کلمہ کو ساکن کر کے سانس لیکر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے۔ لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں سکتہ اس طرح کرے کہ عِوَجًا دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دے۔ اسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کرے، آگے رَاقٍ میں نہ ملائے اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھے۔ پہلے دو موقعوں میں وقف کرنا بھی صحیح ہے اسی لئے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوئی ہیں۔

سوال: قرآن مجید میں وہ کونسے کلمات ہیں جن کے آخر میں لکھا ہوا الف وصل میں تو نہیں مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے؟

جواب: ایسے کلمات سات ہیں:

(۱) اَنَا جہاں بھی ہو۔ (۲) لٰكِنَّا سورۂ کہف رکوع ۵ میں (۳) اَلظُّنُوْنَا سورۂ احزاب رکوع ۲ میں (۴) اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِيْلَا ۝ سورۂ احزاب رکوع ۸ میں (۵) سَلٰسِلَا (۶) پہلا لفظ قَوَارِيْرَا ۝ سورۂ دہر رکوع ۱ میں۔

نوٹ: اَنَا مِلَ. اَنَاسِيَّ. اَنَابَ. اَنَابُوْا. لِلْاَنَامِ میں الف ہمیشہ پڑھا جائے گا۔

سوال: قرآن مجید میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کو وقف میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو؟

جواب: صرف دو لفظ ہیں فَمَآ اٰتٰىنِۦَ سورۂ نمل رکوع ۳ میں فَمَآ اٰتٰىنْ (بحذف یاء) اور فَمَآ اٰتٰىنِیْ (باثبات یاء) دونوں طرح وقف صحیح ہے۔ اور (۲) سَلٰسِلَا سورۂ دہر میں کہ وقف میں سَلٰسِلْ (بحذف الف) اور سَلٰسِلَا (باثبات الف) دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے۔

سوال: وہ کلمات بتلایئے جن کے آخر میں الف اگرچہ بنا ہوا ہے مگر وصل اور وقف کسی حال میں اسکو پڑھنا صحیح نہیں؟

جواب: ایسے کلمات نو ہیں: (۱) اَوْ يَعْفُوَا سورۃ بقرہ رکوع ۳۱ (۲) اَنْ تَبُوْٓءَا سورۃ مائدہ رکوع ۵ (۳) لِتَتْلُوَا سورہ رعد رکوع ۴ (۴) لَنْ نَّدْعُوَا سورہ کہف رکوع ۲۔

(۵) لِيَرْبُوَا سورۃ روم رکوع ۴ (۶) لِيَبْلُوَا سورہ محمد ﷺ رکوع ۱ (۷) نَبْلُوَا سورۃ محمد ﷺ رکوع ۴ (۸) ثَمُوْدَا سورۃ ہود، فرقان، عنکبوت اور نجم میں (۹) دوسرا قَوَارِيْرَا سورۃ دہر میں۔

سوال: وہ کلمات بتلایئے جن کے درمیان میں الف لکھا ہوا ہے، مگر زائد ہے یعنی پڑھا نہیں جاتا؟

جواب: سورۂ آل عمران میں لَاۡاِلَى اللّٰهِ، سورۂ توبہ میں وَلَاۡاَوْضَعُوْا، سورۂ نمل میں لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ، سورۃ والصافات میں لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ نیز سورہ آل عمران میں اَفَائِنْ اور متعدد جگہ

مَلَا۟ئِهٖ اور سورۂ یونس میں مَلَا۟ئِهِمْ اور سورۂ کہف میں لِشَا۟یْءٍ اسی طرح مِنْ نَّبَا۟یِٔ اور سورۂ فجر وغیرہ میں وَجِا۟یْٓءَ اور مِا۟ئَةٌ وَمِا۟ئَتَيْنِ جہاں بھی ہوں۔

سوال: کوئی ایسا لفظ جس کو روایت حفص میں دو طرح پڑھنا صحیح ہو وصل و وقف دونوں میں؟

جواب: سورۂ روم رکوع ۶ میں ضُعْفٍ دو جگہ اور ضُعْفًا ایک جگہ۔ ان تینوں میں ضاد کا ضمہ اور فتحہ دونوں پڑھنا جائز ہیں۔

اُنتالیسواں سبق

مُختلف معلُومات

سوال: مقطوع و موصول اور تاء طویلہ و مُدوَّرہ کی تشریح کریں۔

جواب: کلمات علیٰحدہ علیٰحدہ لکھے ہوئے ہوں تو مقطوع ہیں، ہر ایک کے آخر میں وقف صحیح ہے۔ مثلاً فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ نساء رکوع ۱۱ اور مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ کہف رکوع ۶۔ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ فرقان رکوع، فَمَالِ الَّذِيْنَ معارج چار جگہوں میں لام کو جو حرفِ جار ہے مجرور سے علیٰحدہ لکھا ہے رسم الخط کی اِتباع میں لام پر وقف جائز ہے اور ملا کر لکھے ہوئے کلمات میں جن کو موصول کہتے ہیں صرف دوسرے کلمے پر وقف کریں گے مثلاً دَعَوُهُمْ میں هُمْ پر وقف کیا جائے گا دَعَوْ پر نہیں۔

آخر اسما میں تائے تانیث قرآن مجید میں اکثر تو مُدوّر بشکل ھاء ہی لکھی گئی ہے مگر کہیں کہیں طویل بھی لکھی گئی ہے دونوں صُورتوں میں وقف رسم الخط کے تابع ہو گا یعنی گول تاء ھاء سے بدل جائیگی۔ اور لمبی تاء، تاء ہی پڑھی جائے گی مثلاً: ان رَحْمَتَ اللّٰهِ میں۔

سوال: عیوب تلاوت کیا ہیں؟

جواب: عیوب تلاوت جن سے بچنا ضروری ہے، یہ ہیں:

۱۔ تطریب: مدِ اصلی کو زیادہ لمبا کرنا۔

۲۔ ترعید: بغیر لطافت کے گرجدار آواز میں پڑھنا۔

۳۔ تطنین: ناک میں پڑھنا۔

۴۔ ترقیص: حرف کو ساکن پڑھ کر پھر حرکت پڑھنا مثلاً: اَنْ هَدٰيْنَا.

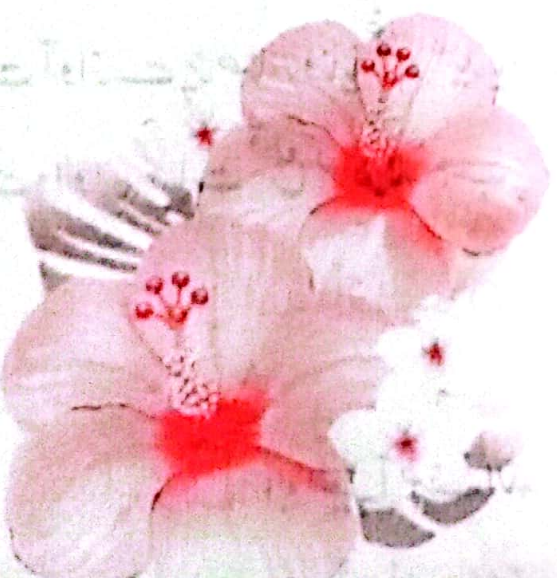
۵۔ عنعنہ: ہمزہ میں عین کی آواز ملانا یا اس کے برعکس۔

۶۔ رکزہ: اظہار کی جگہ ادغام کرنا مثلاً: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ میں۔

۷۔ وشبہ: پہلا لفظ مکمل کئے بغیر دوسرا شروع کر دینا۔

۸۔ تمطیط: حرکات لمبی کرنا۔

۹۔ ہمہمہ: حرف مخفف کو مُشدّد یا برعکس پڑھنا۔



چالیسواں سبق

آدابِ تلاوت

بعد آداب تعلم و تعلیم قرآن مجید تلاوت و دعائے ختم وغیرہ میں یوں بہت آداب ہیں مگر بعض ضروری چیزیں لکھی جاتی ہیں۔ تصحیح مخارج و صفات حروف، خوش آوازی، فہم معانی، عمل، اخلاص، وضو، مسواک، خوشبو لگانا، جمائی کے وقت ٹھہر جانا، طہارت و صفائی، مکان بازار اور مجمع سفہا میں نہ پڑھنا، ہنسنے سے اور درمیان قرآءت کے اجنبی بات سے اجتناب کرنا، عمدہ کپڑے پہننا، قبلہ رُخ بیٹھنا، سکون و قار سے سرنگوں ہو بیٹھنا، قبل قرآءت اَعُوْذُ، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا، بین السر والجہر پڑھنا، اوامر و نواہی میں تامل کرنا، جب حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آئے درود پڑھنا، آیتِ رحمت پر خوش ہونا اور دعا مانگنا، آیتِ عذاب پر ڈرنا پناہ مانگنا۔ آیتِ تنزیہ پر تنزیہ کرنا، آیتِ دعا پر تضرع کرنا۔ والتین کے آخر میں کہنا بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ. سورہ قیامہ کے آخر میں بَلٰی کہنا۔ سورۂ مرسلات کے آخر میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ کہنا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۝ پر وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ کہنا، سورۂ ملک کے آخر میں اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۝ پڑھنا، والضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر کہنا۔
جب کفار کا مقولہ آئے پست آواز سے پڑھنا، رونا یا غم وعید یاد کر کے رونا۔
آیت سجدہ پر سجدہ کرنا، سننے والوں کو بات قطع کر دینا۔ جب پڑھ چکے یوں کہنا:

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۝

کمپوزنگ: ابو طیبہ آصف اللہ

بروز جمعہ المبارک بتاریخ ۲۰ نومبر ۲۰۲۰ء